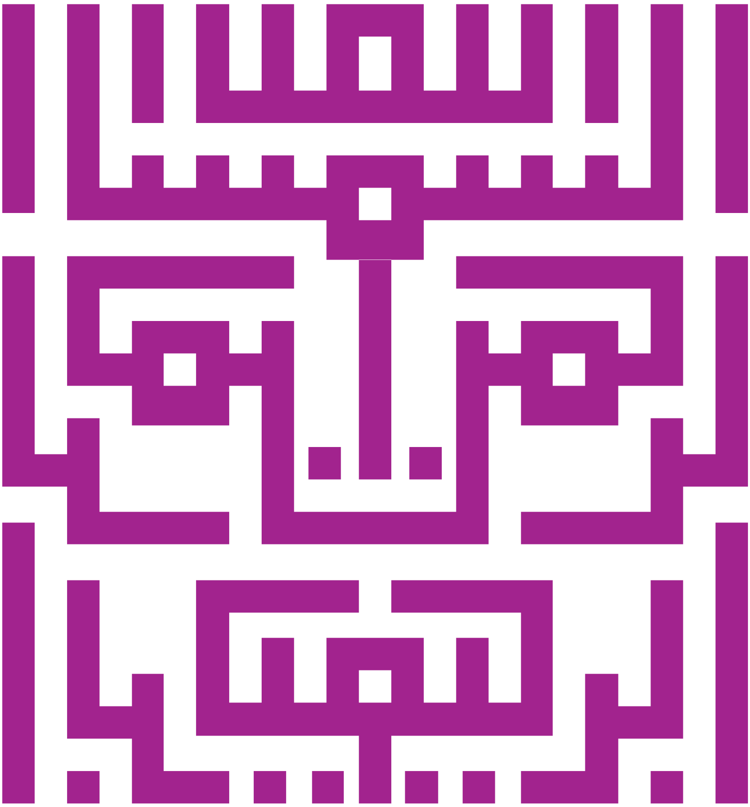
# مسکراہٹ

موجِ غزل مشاعرہ نمبر ۳۹۹






شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

# مسکراہٹ

موجِ غزل مشاعرہ نمبر ۳۹۹

مرتبہ:
نوید ظفر کیانی

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام
https://archive.org/details/@nzkiani
nzkiani@gmail.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
موجِ غزل
۳۹۹
منفرد قوافی و نظم رنگ
قوافی گھونگھٹ، مرگھٹ، آہٹ وغیرہ ردیف وبحر حسبِ توفیق
مسکراہٹ
مشاعرہ ۱۳ر جنوری ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ سہ پہر تین بجے شروع ہوگا اور اتوار رات نو بجے تک جاری رہے گا۔ کلام مقررہ وقت پر ایک ایک شعر کی صورت میں پیش کیا جائے جو مکمل شکل میں یکجا والے مراسلے میں کمنٹ کیا جائے۔ غیر مردف کلام بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ کلام قبل از وقت کمنٹ نہ کریں۔ مسکراہٹ کے مرکزی خیال پر کسی بھی ہیت میں نظم لکھی جا سکتی ہے۔
میزبان
ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانیؔ، روبینہ شاہین بیناؔ
محمد رضا طیبیؔ اور دیگر احبابِ موجِ غزل
خوش آمدید

# فہرست

# اعجاز ابطحی

## قمر بنی ہاشمؑ

پیاسے بچوں کے لیے دریا نِکٹ جاتا ہوں میں
نم فضا میں روکتا ہوں سانس، ڈٹ جاتا ہوں میں

ہوں قمر میں ہاشمی ، ان ظلمتوں کو چیر دوں
تیرگی کا دیکھو چھٹنا ، جب پلٹ جاتا ہوں میں

طائرِ بامِ حرم ہوں ، حیدریؑ شاہین ہوں
کرگسوں کے غول اڑانے کو جھپٹ جاتا ہوں میں

کچھ فقط پانی کو جانیں ، کچھ کو نام آتا نہیں
تشنگی پر ایسے بچوں کی تو کٹ جاتا ہوں میں

آس ہے لے جاؤں دریا کاٹ کر خیموں تلک
آس ٹوٹے جب، ترائی میں الٹ جاتا ہوں میں

ہے مرا طرزِ وفا ،بہرِ خدا ، سب کی رضا
بھائی بہنوں میں ، کبھی بچوں میں بٹ جاتا ہوں میں

قلب ہوں عباسؑ کا اعجاز سن لو یہ صدا
مشک چھد جائے سکینہؑ کی تو پھٹ جاتا ہوں میں



# اعجاز ابطحی

## گیت

جاناں تجھ کو ڈھونڈوں اب بھی آہٹ آہٹ
سوچتا رہتا ہوں میں تجھ کو کروٹ کروٹ

تیری چال کے سُر کو دیکھے ترسے ترسے
رستہ دیکھیں اب بھی تیرا پنگھٹ پنگھٹ

جاناں تیری زلف سے چاند کا کھیلن کھیلن
شوق سے تاکے تاروں کا وہ جھرمٹ جھرمٹ

تجھ کو تیرا حسن گھمائے درپن درپن
چومے تیرے نازک پاؤں چوکھٹ چوکھٹ

چنری تیری باہوں میں ہے سوئی سوئی
چومنے آئی تم کو جس کی سلوٹ سلوٹ

ساقی نے تو توڑا میرا سپنا سپنا
اب میری امید ہے یارو تلچھٹ تلچھٹ

اک اعجاز نہیں ہے جاناں شیدا شیدا
حسن پہ تیرے مرتا ہے وہ گھونگھٹ گھونگھٹ



## خاورؔ چشتی

کیا بات ہے کیوں آج یہ جھرمٹ اداس ہے
خاموشیوں کا راج ہے پنگھٹ اداس ہے

ساجن کے انتظار میں بیٹھی حجاب میں
آپائے نہ پیا تو یہ گھونگھٹ اداس ہے

پینے کو چائے آئے تھے مدت کے بعد آج
پہلو سے اٹھ گئے ہیں تو کروٹ اداس ہے

دیکھا جو بے قرار مجھے تنہا رات بھر
بستر کی ہر شکن ہر اک سلوٹ اداس ہے

آنے سے اُن کے بزم میں رونق تھی کس قدر
جانے سے ان کے کس قدر چوکھٹ اداس ہے

جا بیٹھے غم بھلانے کی خاطر وہ میکدے
پی کے اٹھے تو جام میں تلچھٹ اداس ہے

لکھنے کو لکھ تو دیتا ہے خاور مزاح بھی
کیا ہو گیا ہے جو کوئی نٹ کھٹ اداس ہے

## خورشید الحسن نیرؔ

خود پسندی سے یہ سوچا ہے کہ کٹ کر دیکھوں
لطف کتنا ہے یہ احباب میں بٹ کر دیکھوں

منکشف ہو نہ سکا لاکھ کریں تدبیریں
سوچتا ہوں کسی پہلو میں سمٹ کر دیکھوں

نیند گہری تھی مگر خواب نہ آیا کوئی
سو یہ کہتی ہے ذرا دیر اچٹ کر دیکھوں

ترے دعوں کی دلیلیں تو ہوئیں جگ ظاہر
گر اجازت ہو تو پردہ یہ الٹ کر دیکھوں

قید لفظوں میں خیالات جو ہو جاتے ہیں
بزم یارا ن میں کہتے ہیں کہ پھٹ کر دیکھوں

عقل کہتی ہے کہ ماضی کے فسوں سے نکلوں
دل یہ کہتا ہے کہ اک بار پلٹ کر دیکھوں

جسم سندل میں ہے سانپوں کا بسیرا شاید
زہر چڑھنے کا تناسب تو لپٹ کر دیکھوں

تم محبت میں فقط جوڑ کے طالب کیوں ہو
آؤ نیرؔ میاں اک بار تو گھٹ کر دیکھوں



# ڈاکٹر حامدؔ حسین

سسوا موتیہاری بہار

خوف ہے ترے دِل میں، رخ پہ مسکراہٹ ہے
فکرِ بد ہے تیری، یہ پستی ہے گراوٹ ہے

لوگ کہیں کہ کر دے گی، ایک عالم کو ویراں
عشق ابتلا ٹھہرا، عشق ایک جھنجھٹ ہے

مل جل کر سب رہتے تھے، اب کہاں وہ جھرمٹ ہے
چھیلا چھمک بھرتی ہے پانی، نہ ہی پنگھٹ ہے

مہمانوں کی سیوا ہو اور بہم ہر میوہ ہو
یہ نہیں تو پھر صاحب، نقلی سب سجاوٹ ہے

جب وفا نہیں باقی، کچھ رہا نہیں باقی
تو پھر صاف دِکھتی ہے، اصل میں ملاوٹ ہے

منتظر نگاہیں ہیں اور لب پہ آہیں ہیں
یہ کیا ملنے آئی ہو، رخ پہ کیسا گھونگھٹ ہے

انتظار ہو تیرا تو بیکل ہو جی میرا
دھڑکنیں ہیں کب دل کی، صاف تیری آہٹ ہے



ڈاکٹر حامدؔ حسین
سسوا موتیہاری بہار

# مسکراہٹ

دل میں اگر خوشی ہو آتی ہے مسکراہٹ
یعنی خوشی سے رخ پہ آتی ہے مسکراہٹ

چہرہ ہی آئنہ ہے حالات باطنی کا
گر ہو مزاج بہتر آتی ہے مسکراہٹ

ہو غم کو گر چھپانا سمجھے نہ کوئی غم ہے
کرنی خوشی ہو ظاہر آتی ہے مسکراہٹ

ذہنی دوالیہ ہو دورہ جنون کا ہو
تب تو بلا وجہ کے آتی ہے مسکراہٹ

نفرت اگر ہو دل میں حاسد اگر ہو جاہل
دینا ہو طنز و طعنہ آتی ہے مسکراہٹ

ہو دوستی پرانی مل جائے راستہ میں
ملتے ہیں جب اچانک آتی ہے مسکراہٹ

گر ہو غرض کسی سے ملتے ہیں جھک کے اس سے
اس وقت رخ کو دیکھو آتی ہے مسکراہٹ



## رضوانہ اجمل ملک اعوان

رکھتے ہیں اللہ نبیؐ سے جو لگاوٹ
نور کی چہرے پہ رہتی جھلملاہٹ

آتی ہیں واپس پلٹ کر ہی نگاہیں
عیب سے ہے پاک صنعت کی بناوٹ

چاند کی مانند روشن ان کے چہرے
چاشنی منہ میں سکوں کی مسکراہٹ

شاد رہتے ہیں سدا ہی اللہ والے
کام میں تنگی نہ آتی ہے رکاوٹ

روشنی میں رہنے کی عادت ہے ہمیں بھی
نور سے کرنا ہماری تُو سجاوٹ

آج اترائے ہوئے پھرتے ہیں فاخر
کل کو ملیا میٹ ہو گی چودھراہٹ

پھر ہو گا آسان عالم جاں کنی کا
زیرِ لب اللہ ہو کی جو گنگناہٹ

خوف ڈر تنہائی میں ہر وقت لگتا
چونک جاتی ہوں کہیں ہوتی جو آہٹ

ذکر و فکرِ روز و شب میں ہی مگن رہ
مرتے دم تجھ کو نہ ہو گی بوکھلاہٹ



## شاہدہ صدیقی

# مسکراہٹ

اس نے اب بھی میرے
دامن دل کو
ہمیشہ کی طرح
درد کی شدت سے بھر دیا
آج بھی اداسی اس کی دہلیز پر کھڑی
انتظار مسکراہٹ میں ہے

## صدؔا کشمیری

سرینگر، انڈیا

مسکراہٹ بھی یہ گنگناہٹ تری
خوب لگتی ہے یہ مسکراہٹ تری

کھانا ہم کھائیں گے آج باہر کہیں
شرم مت کرنا ہو بوکھلاہٹ تری

آج آئے نہ ماموں کہیں سے ترا
لوگ گھبرائیں گے تھرتھراہٹ تری

تکتی ہیں آنکھیں ماں باپ آئے مرے
دن خوشی کے ابھی ہچکچاہٹ تری

زندگی خوب صورت تری اک ادا
توڑ کے پھول لائے سجاوٹ تری

پیار کرتے تجھے ہیں بے حد و عدد
طنز کیوں کر صدا آ بوکھلاہٹ تری



## غضنفر غضنیؔ

قاتلانہ ہے قسم سے مسکراہٹ آپ کی
اور اس پر ہے قیامت یہ سجاوٹ آپ کی

رات کو جب آپ چھت پر گنگناتی ہیں غزل
دل لبھاتی ہے ہمارا گنگناہٹ آپ کی

چھوڑ کے ہرگز میں اس کو پھر کہیں جاتا نہیں
دسترس میں گر مری ہوتی یہ چوکھٹ آپ کی

رات بھر تکتے رہے ہم آپ کی راہیں مگر
آپ آئے اور نہ آئی ہم کو آہٹ آپ کی

مستیاں ہی مستیاں وہ شوخیاں معصومیت
کرگئی ہم کو دیوانہ چلبلاہٹ آپ کی

لگ رہا ہے آپ کو ان سے محبت ہوگئی
دیکھ کر غضنی میاں ان سے لگاوٹ آپ کی



## نوید ظفؔر کیانی

جو جینز میں ہو، ایسا جھنجھٹ کہاں سے لائے
پردہ ہی نہ کرے تو گھونگھٹ کہاں سے لائے

مِلّت حیاتِ نو کی بنیاد خاک رکھے
بجری کہاں پہ ڈھونڈے، سیمنٹ کہاں سے لائے

مٹیاریں جینز میں ہیں لونڈوں کے ڈِنگے ڈھب ہیں
پہلے سے گاؤں کب ہیں، پنگھٹ کہاں سے لائے

بے فیضا ہے سو ایسے کاٹے اکڑ بکڑ کے
جو لطفِ زندگی لے وہ جٹ کہاں سے لائے

گاڑی سے نکلے کیسے، پانی میں دوڑے کیسے
بچہ ہمارے دِل سا نٹ کھٹ کہاں سے لائے

نیناں ہیں اُن کے قاتل، پھڑکائے سینکڑوں دِل
وہ ایسے اسلحے کے پرمٹ کہاں سے لائے

خبط الحواس سے ہیں ہر دم ہیں گو مگو میں
لیکن وہ اِتنے لیکن اور بٹ کہاں سے لائے

وہ مصلحت کا شیرہ رکھے سخن میں دن بھر
جو دل میں ہے جبیں پر سلوٹ کہاں سے لائے

ہر بے ایمان لیڈر، اِس تاک میں ہی دیکھا
سب چینلوں پہ اپنے پیرٹ کہاں سے لائے

زردار بھی ہو کافی اور فوت بھی ہو جلدی
وہ لڑکی اتنا بڈھا کھوسٹ کہاں سے لائے

پیسے نہیں تو فدوی بٹوے میں "امب" رکھے؟
پلے نہیں ہے ککھ بھی پاکٹ کہاں سے لائے

حالات کا شتر تو من موجی سا ہے یارو!
جو اپنی سمت ہو وہ کروٹ کہاں سے لائے

سچّوں کو ڈھونڈتی ہے، بیکار گھومتی ہے
جیسا ظفرؔ ہے، ویسا منہ پھٹ کہاں سے لائے



نوید ظفؔر کیانی

# مسکراہٹ

(نظمِ معین)

وہ مطمئن ہے
ہمارے ہونٹوں کی مسکراہٹ
لگی اسے انبساطِ قلب و جگر کا مظہر
اسے خبر ہی نہیں ہے اس کا فراق کیا کر گیا ہے ہم سے
ہمارے چہرے پہ مجلسی سا سکون پا کر
ہماری سن سن کے کھلکھلاہٹ
وہ مطمئن ہے

# نوید ظفرؔ کیانی

جو ہر سمے تیری یادوں کی جھلملاہٹ ہے
رواں اِسی سے مری زندگی کا سرکٹ ہے

نہ جانے کب کوئی گزرا تھا جادۂ دل سے
حنوط کب سے سماعت میں ایک آہٹ ہے

سفر نصیب گلہ ہائے رہگذر کیا کرے
کہ دِل دھڑکنے تلک ہر طرح کا جھنجھٹ ہے

کسی کے نام تو لکھا گیا ہے موسمِ گل
پلٹنے والا کوئی تو رتوں کا گھونگھٹ ہے

تمہارا جام مرے کا کا نہیں ساقی!
بنامِ تشنہ لبی راستے میں پنگھٹ ہے

یہی تو ہے مرے سوزِ دروں کا آئینہ
جلا ہوا جو مری انگلیوں میں سگریٹ ہے

اِسی اُفق پہ کئی مہر و ماہ ڈوبے ہیں
یہ میرا سینہ نہیں رفتگاں کا مرگھٹ ہے

کسی کو ذات کی تنہائیوں نے مار دیا
کسی کے واسطے تاروں کا کوئی جھرمٹ ہے

چراغ بن کے کہاں تک میں جا سکوں گا ظفرؔ
کہ ظلمتوں سے پرے بھی تو شب کی چوکھٹ ہے



## ہاشم علی خان ہمدمؔ

یہ نرم نرم لہجہ ، یہ نرم نرم آہٹ ، تری ایک مسکراہٹ
یہ دھڑکنوں کا نغمہ، یہ میٹھی گنگناہٹ، تری ایک مسکراہٹ

نورِ سحر ، اجالا ، یہ روشنی کا ہالہ، ترے حسن کا حوالہ
چہرے پہ چاندنی سی ، تاروں سی جگمگاہٹ، تری ایک مسکراہٹ

سر تا قدم ترنم، سر، لے، الاپ، سرگم، تری پائلوں کی چھن چھن
کنگن کی کھنکھناہٹ، چوڑی کی چھنچھناہٹ، تری ایک مسکراہٹ

خوش تاب، خوش نظر میں، خوشبو بھرے نظارے، یہ شباب کے ہلارے
پھولوں پہ تتلیوں کی خوش رنگ کھلکھلاہٹ، تری ایک مسکراہٹ

اترا ہے چاند جیسے، شفاف پانیوں میں، تری خوش خیالیوں میں
آنکھوں میں خواب جیسے تاروں کی جھلملاہٹ، تری ایک مسکراہٹ

چڑیوں کا چہچہانا، کلیوں کا لہلہانا، ترے دم سے ہے سہانا
تتلی کا یہ تبسم ، جگنو کی مسکراہٹ ، تری ایک مسکراہٹ

رنگ خیال تو ہے، حسن جمال تو ہے، سر خواب صرف تو ہے
احساس کی زمیں پر، جذبوں کی تھرتھراہٹ، تری ایک مسکراہٹ

تصویر جو بنی ہے ، دیوار پر سجی ہے ، تری خوش نما ہنسی ہے
کرتی ہے دور میرے کمرے کی سنسناہٹ، تری ایک مسکراہٹ

اِک پیاس ہے ادھر بھی، اک پیاس ہے ادھر بھی، ترے سنگ پی رہا ہوں
ہونٹوں پہ رہ گئی ہے چاہت کی ایک تلچھٹ، تری ایک مسکراہٹ

کتنی حسین تر ہے ، کتنی جمیل تر ہے ، یہی پیار کی سحر ہے
تھوڑی سی کسمساہٹ، تھوڑی سی ہچکچاہٹ، تری ایک مسکراہٹ

پلکوں پہ مسکرانا ، ہونٹوں پہ مسکرانا ، ترا کھل کے مسکرانا
احساس میں ہے قربت، قربت میں ہے لگاوٹ ،تری ایک مسکراہٹ

وجدان ہے تجھی سے، مسکان ہے تجھی سے ،مری تان ہے تجھی سے
ادراک کی نمو ہے ، احساس کی سجاوٹ ،تری ایک مسکراہٹ

ہمدم یونہی نہیں ہے، یہ بےخودی حسیں ہے،ترے دم سے زندگی ہے
ہونٹوں پہ کپکپاہٹ، دھڑکن میں گدگداہٹ ، تری ایک مسکراہٹ



## ہاشم علی خان ہمدمؔ

چشمہ اداس ہے، کہیں ارہٹ اداس ہے
آؤ! کہ میرے گاؤں کا پنگھٹ اداس ہے

چھت پر کسی نے آج بھی دانہ نہیں رکھا
تنہا منڈیر پر کوئی نٹ کھٹ اداس ہے

گاگر سے کھیلتی وہ سہیلی کدھر گئی؟
بھیگے ہوئے وجود پہ گھونگھٹ اداس ہے

ہر کھیت میں کھڑے ہیں بجوکے تنے ہوئے
اپنا ہوا ہے چڑیوں کا جھرمٹ اداس ہے

دل کی صدا سے ملتی ہے کھٹ کھٹ کھڑاؤں کی
رستے میں راہ گیر کی آہٹ اداس ہے

بازو بدل گئے ہیں وہ گھبرو نہیں رہے
لوہار کی دکان پہ کھٹ کھٹ اداس ہے

زلفیں سنوارنے کو کوئی ہاتھ ہی نہیں
ویراں ہے مانگ ، الجھی ہوئی لٹ اداس ہے

تہذیب کے محل کو ہے تالہ لگا ہوا
دیوار ، در ، مکان کی چوکھٹ اداس ہے

مٹی کے ذائقے میں وہ خوشبو نہیں رہی
کوزے میں رہ گیا ہے جو تلچھٹ اداس ہے

وہ گاؤں کی کپاس کا تکیہ نہیں رہا
بستر پہ خواب کی کروٹ اداس ہے

دیکھا ہے کوئی خواب کہ منظر بدل گیا
ہمدم کہاں ہوں؟ سوچ کی سلوٹ اداس ہے



# شاہانہ نازؔ

کوئی مانوس آہٹ ہو رہی ہے
بدن میں سنسناہٹ ہو رہی ہے

ہے کوئی بات زیرِ لب تمہارے
جو گہری مسکراہٹ ہو رہی ہے

جو سرکا ہے تمہارے رخ سے آنچل
تو ہر سو جگمگاہٹ ہو رہی ہے

یہ تم ہو یا تمھاری یاد، مجھ میں
یہ کیسی سرسراہٹ ہو رہی ہے

رہائی چاہتی ہے روح شاید
اجل کی کھڑکھڑاہٹ ہو رہی ہے

فقط پوچھا ہے حال دل شاہانہؔ
تجھے کیوں جھنجھلاہٹ ہو رہی ہے



# مشتری ہوشیار باش

| | |
|---|---|
| کتاب کا نام | مسکراہٹ۔ |
| مشاعرہ رنگ | منفرد قوافی رنگ۔ |
| وضاحت | یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم **موجِ غزل** کے فیس بک پر منعقد کردہ **مشاعرہ نمبر ۳۹۹** پر مشتمل ہے۔ |
| کاپی رائٹ | جملہ حقوق بحق منتظمین محفوظ۔ |
| اِجازت | اِس کتاب کو حوالہ جات یا غیر کاروباری نقطۂ نظر سے استعمال کیا جا سکتا ہے یا اِس کا اشتراک کیا جا سکتا ہے تاہم اِس میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ یا اس کی شکل تبدیل کرنے کی قطعی اجازت نہیں ہے۔ اِس کے لئے شاعر کی پیشگی اجازت از حد ضروری ہے۔ |
| صفحات | ۴۱ |
| تاریخ مشاعرہ | ۶ جنوری ۲۰۲۴ء |
| منتظمین | ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ۔ |
| پبلشر | مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔ |
| برقی ڈاک | nzkiani@gmail.com |
| ارکائیو ربط | archive.org/details/@nzkiani |

# موجِ غزل

## کے ہفتہ وار مشاعرے

طرحی رنگ

پابند ردیف رنگ

اصنافِ سخن رنگ

منفرد ردیف رنگ

منفرد بحر رنگ

اسم ہائے ربانی رنگ

منفرد قوافی رنگ

موضوعاتی رنگ

مزاحیہ رنگ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام